سُوْرَةُ النّٰزِعٰت

آيات ١ - ٢٦

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ ﴿۳﴾
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ ﴿۶﴾
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ ﴿۹﴾
يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ؕ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ ﴿۱۱﴾ قَالُوْا
تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ؕ ﴿۱۴﴾
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ ﴿۱۶﴾
اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۖ ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۙ ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى
رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۖ ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۖ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ
يَسْعٰى ۖ ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۖ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۖ ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ
نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ؕ ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ؕ ﴿۲۶﴾

مطالعہ حدیث

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِى إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِى إِلَى الْجَنَّةِ..

وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا

وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِى إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِى إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا

سنن الترمذي جلد اول:حديث نمبر 2057

سورۃ النازعات

- **نام** : سورۃ کی پہلی آیت کے لفظ "والنزعٰت" سے مآخوذ۔ جس کے معنی ہیں روح کو بدن کی رگ رگ سے کھینچ کر نکالنا(Those Who Drag Forth)
- اس کے دوسرے نام "الساھرۃ" اور "الطامۃ" بھی آئے ہیں
- **زمانۂ نزول** - مکہ کا ابتدائی دور - حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ یہ سورۃ النباء کے بعد نازل ہوئی ہے اور اس کے مضمون سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے
- **موضوع** : قیامت کا وقوع اور جزائے عمل کے لئے انسان کا دوبارہ اٹھایا جانا

  قیامت کے شعور کو پختہ اور بیدار کرنا
- مضامین کے اعتبار اس سورۃ کا جوڑا اگلی سورۃ "عبس" سے ہے

سورۃ النازعات

- اس سورۃ میں عقیدہ توحید کا بیان، رسالت کا اثبات، بعث بعد الموت اور حشر و نشر کے دلائل و شواہد کا بیان
- مختلف فرائض انجام دینے والے فرشتوں کی قسمیں کھا کھا کر یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ قیامت برحق ہے وہ آ کے رہے گی
- بڑے زور دار الفاظ سے حیات بعد الموت کا اثبات کیا گیا ہے
- قیامت کے آنے کے بعد تباہی عالم کی تصویر کشی
- موسیٰ و فرعون کے تذکرے سے حق جھٹلانے کا کیا برا انجام ہوتا ہے
- امکانِ آخرت پر اللہ کی قدرت اور ربوبیت کے مظاہر سے دلائل
- اللہ سے ڈرنے والوں اور سرکشوں کا انجام

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ ﴿۳﴾

وَالنّٰزِعٰتِ - قسم ہے کھینچ لینے والیوں کی

○ اردو میں : نزع، تنازع، متنازعہ، متنازع

غَرْقًا - ڈوب کر

وَّالنّٰشِطٰتِ -اور بند کھولنے والیوں کی

نَشْطًا - جیسے کھولنے کا حق ہے

وَّالسّٰبِحٰتِ -اور تیرنے والیوں کی

سَبْحًا - جیسے تیرتے ہیں

نَزَعَ يَنْزِعُ ، نَزْعًا
کھینچ لینا، نکال لینا، توڑ ڈالنا

نَشَطَ يَنْشُطُ گرہ کھولنا
مستعد اور خوش دل ہونا

اردو میں : نشاط (خوشی)

سَبَحَ يَسْبَحُ تیرنا
سباح (تیراک)

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ ﴿۲﴾ وَّ
السّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ ﴿۳﴾

قسم ہے اُن (فرشتوں کی) جو ڈوب کر کھینچتے ہیں، اور آہستگی
سے نکال لے جاتے ہیں، اور (اُن فرشتوں کی جو کائنات
میں) تیزی سے تیرتے پھرتے ہیں

By the (angels) who tear out (the souls of the wicked) with violence، By those who gently draw out (the souls of the blessed)- By those that swim serenely

فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ۙ ﴿۴﴾ فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا ۘ ﴿۵﴾ یَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۙ ﴿۶﴾

فَالسّٰبِقٰتِ - پھر سبقت کرنے والیوں کی

سَبۡقًا - جیسے سبقت کرتے ہیں

فَالۡمُدَبِّرٰتِ - پھر تدبیر کرنے والیوں کی

اَمۡرًا - کسی (بھی) حکم کے لیے

یَوۡمَ تَرۡجُفُ - جس دن لرزے گی

الرَّاجِفَۃُ - وہ لرزنے والی

سبَقَ يَسبُق ، سَبْقًا
پہل کرنا..

دَبَّرَ يُدَبِّرُ ، تَدْبِيْرًا
تدبیر کرنا
مُدَبِّر تدبیر کرنے والا

رَجَفَ يَرجُفُ ہلنا، کانپنا، زلزلے میں آنا

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ ﴿۵﴾

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ ﴿۶﴾

پھر (حکم بجالانے میں) سبقت کرتے ہیں- پھر (احکام الٰہی
کے مطابق) معاملات کا انتظام چلاتے ہیں

جس روز ہلا مارے گا زلزلے کا جھٹکا

Then press forward as in a race - Then arrange to do (the Commands of their Lord), The day on which the quaking one shall quake,

وَ النّٰزِعٰتِ غَرۡقًا ۙ ﴿۱﴾ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشۡطًا ۙ ﴿۲﴾ وَّ السّٰبِحٰتِ سَبۡحًا ۙ ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ۙ ﴿۴﴾ فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا ۘ ﴿۵﴾

- **ان قسموں کا مفہوم**۔ مفسرین نے اس قسموں کے مصداق مختلف بیان کیئے
- مفسرین کی اکثریت نے ان سے مراد فرشتے لیئے ہیں
- قسم کی حیثیت دلیل کی ہوتی ہے اور مقسم علیہ کی حیثیت دعویٰ کی ہوتی ہے۔ گویا قسم کے ذریعے دعویٰ کو ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے
- عرب فرشتوں کے وجود سے آگاہ تھے اور ان کی یہ خصوصیات جن کا یہاں ذکر ہے ان سے انہیں انکار بھی نہ تھا- ان کی قسم سے یہاں ایک معروف چیز سے غیر معروف چیز کا یقین دلانا اور ایک یقینی چیز سے غیر یقینی کو یقینی ثابت کرنا ہے
- ان آیات سے فرشتوں کو مراد لینا اور ان کا وقوع قیامت اور حیات بعد الموت پر بطور دلیل کے پیش کرنا یقینا خطابی اسلوب کے عین مطابق

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ ① وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ ② وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ ③ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ ④ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ ⑤

○ فرشتوں کے ذکر سے وقوع قیامت اور حیات بعد الموت کا اثبات کس طرح

- ○ یہ بتلانا مقصود ہے کہ جس پروردگار کے حکم سے فرشتے تمہاری جان نکالتے ہیں تو کیا اسی کے حکم سے دوبارہ جان ڈال نہیں سکتے
- ○ جس پروردگار کے حکم سے وہ کائنات کا انتظام چلا رہے ہیں تو کیا اسی کے حکم سے کائنات کو درہم برہم نہیں کر سکتے۔ اور اسی کے ارشاد پر ایک دوسری دنیا بسا نہیں سکتے جبکہ وہ اس کے حکم کی تعمیل میں ذرہ برابر سستی کا تصور بھی نہیں کر سکتے
- ○ اس پیرائے میں گفتگو اور ان الفاظ کے لانے سے مراد انسانی احساس کو بیدار کرنا، انسانی شعور کے اندر تجسّس اور آنے والے پر خطر اور ہنگامہ خیز حالات کے بارے میں خبردار اور بیدار کرنا ہے

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۭ ⑦ قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ ⑧ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ ⑨

تَتْبَعُهَا - پیچھے آئے گی اس کے

تَبِعَ يَتْبَعُ ، تَبَعًا پیچھے چلنا

الرَّادِفَةُ - پیچھے آنے والی

رَدَفَ يَرْدَفُ، رَدْفًا پیچھے آنا

- اردو میں: ردیف (غزل/قصیدہ میں)، مترادف (ہم معنی)

قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ - کچھ دل اس دن

وَّاجِفَةٌ - مضطرب ہوں گے

وَجَفَ تھرتھرانا، پریشان حالت میں ہونا

اَبْصَارُهَا - نگاہیں ان کی

خَاشِعَةٌ - جھکی ہوئی ہوں گی

خَشَعَ يَخْشَعُ، خُشُوعًا عاجزی کرنا، پست ہونا

تَتۡبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ ﴿۷﴾ قُلُوۡبٌ يَّوۡمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ ﴿۸﴾
اَبۡصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ ﴿۹﴾

اور اس کے پیچھے ایک اور بھونچال
کچھ دل ہوں گے جو اُس روز خوف سے کانپ رہے ہوں گے
نگاہیں اُن کی سہمی ہوئی ہوں گی

Followed by oft-repeated (commotions):
Hearts upon that day shall be a throb
Cast down will be their eyes.

تَتۡبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ ﴿۷﴾ قُلُوۡبٌ یَّوۡمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ ﴿۸﴾ اَبۡصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ ﴿۹﴾

- **وقوعِ قیامت کی تصویر** - پہلے جھٹکے سے مراد نفخہ اولیٰ ہے جو زمین اور اس کی ہر چیز کو تباہ کر دے گا۔ ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی، پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے
- دوسرے جھٹکے سے مراد نفخہ ثانیہ - جب دوسری دفعہ صور پھونکا جائے گا تو سب اپنی قبروں سے نکل کر میدانِ حشر کی طرف چل پڑیں گے۔
- قیامت کا مذاق اڑانے والے جب قیامت کے بپا ہو جانے کے بعد میدانِ حشر میں کھڑے ہوں گے تو ان پر ایک ہول طاری ہو گا، چہروں پر وحشت چھائی ہوئی ہو گی، دل کانپ رہے ہوں گے اور آنکھیں جھکی ہوئی سراسیمہ اور سہمی ہوئی ہوں گی، کوئی لفظ منہ سے نہ نکل سکے گا اور کوئی ان کا پرسانِ حال نہ ہو گا

يَقُولُونَ ءَإِنَّا لَمَرۡدُودُونَ فِى ٱلۡحَافِرَةِ ۝١٠ ءَإِذَا كُنَّا عِظَٰمًا نَّخِرَةً ۝١١

يَقُولُونَ - کہتے ہیں

ءَإِنَّا -کیا بیشک ہم

لَمَرۡدُودُونَ - ہم ضرور لوٹائے جانے والے ہیں

رَدَّ يَرُدُّ ، ردًّا

لوٹانا، الٹانا، پھیر دینا

○ اردو میں: رد کرنا، مردود، ارتداد، مرتد، متردد

فِى ٱلۡحَافِرَةِ - پہلی حالت میں

مَرْدُود فِي الْحَافِرَةِ

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

ءَإِذَا كُنَّا - کیا جب ہوں گے ہم

عِظَٰمًا - ہڈیاں

نَّخِرَةً - بوسیدہ

يَقُوۡلُوۡنَ ءَاِنَّا لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ فِى الۡحَافِرَةِ ؕ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا
عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ ﴿۱۱﴾

یہ لوگ کہتے ہیں "کیا واقعی ہم پلٹا کر پھر واپس لائے جائیں گے (پہلی حالت میں) ؟ کیا جب ہم کھوکھلی بوسیدہ ہڈیاں بن چکے ہوں گے ؟"

They say (now): "What! shall we indeed be returned to (our) former state?
What! when we shall have become rotten bones?

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ۝١٠ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١١

- کفار کے استہزاء کی تصویر
- اب گفتگو کو قیامت سے دنیا کی طرف لے آیا گیا ہے کہ ان سب چیزوں کے باوجود وہ اس دنیا میں کہتے ہیں کیا ہم دوبارہ زندگی کی طرف لوٹ آئیں گے؟
- تو یہ واپسی تو بڑے گھاٹے کی ہوگی یعنی وہ اس بعث بعد الموت اور قیام قیامت کو بعید از عقل جانتے تھے اور اس کا مذاق اڑاتے تھے۔
- ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ [ق: ۳]
- اگر ہمیں واقعی دوبارہ زندہ کیا گیا تو یہ ہمارے لیے گھاٹے کا سودا ہوگا۔ قیامت سے متعلق خبروں پر وہ ایسے طنزیہ انداز میں تبصرے کرتے تھے

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ

قَالُوْا تِلْكَ - انہوں نے کہا یہ

اِذًا كَرَّةٌ - تب یہ واپسی

خَاسِرَةٌ - خسارہ دینے والی

فَاِنَّمَا هِيَ - تو بیشک وہ

زَجْرَةٌ - ایک ڈانٹ ہے

وَّاحِدَةٌ - بس ایک ہے

فَاِذَا هُمْ - تو اچانک وہ

بِالسَّاهِرَةِ - میدان میں ہوں گے

كَرَّ دو بار ہونا، کسی چیز کا پلٹنا
(مکرر، تکرار، کرار، کرّوفر)

اردو میں: زجر (جھڑک)، زجر و توبیخ

الساهرة: میدان یا روئے زمین

قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ
وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾

کہنے لگے "یہ واپسی تو پھر بڑے گھاٹے کی ہوگی
حالانکہ یہ بس اتنا کام ہے کہ ایک زور کی ڈانٹ پڑے گی
اور یکایک یہ کھلے میدان میں موجود ہوں گے

They shall say, 'That then were a losing return
But verily, it will be but a single (Compelling) shout
And lo! they will be awakened.(to Judgment).

فَاِنَّمَا هِیَ زَجۡرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمۡ بِالسَّاهِرَۃِ ﴿۱۴﴾

- یہ لوگ جتنی چاہیں سخن سازیاں کرلیں۔ لیکن کوئی حقیقت پھبتیوں اور فقرہ بندیوں کے طومار سے نہیں رکتی۔ قیامت تو ایک بہت بڑی حقیقت ہے جو اللہ تعالیٰ کی حکمت کا بہت بڑا فیصلہ ہے۔
- اس کے وقوع کے لیے صرف ایک ڈانٹ کافی ہوگی۔اس سے مراد نفخہ ثانیہ جب دوسری دفعہ صور پھونکا جائے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ڈانٹ ہے جس کے نتیجے میں ہر طرف سے لوگ قبروں سے نکل کر اور بکھری ہوئی خاک سے متشکل ہوکر میدانِ حشر میں جمع ہوجائیں گے۔ کوئی شخص خاک کی صورت اختیار کرچکا تھا یا راکھ کی۔ کسی کو سمندر نگل چکا تھا، کسی کو کسی درندے نے کھالیا تھا، سب آن حاضر ہوں گے

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی ۘ﴿۱۵﴾ اِذۡ نَادٰىہُ رَبُّہٗ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی ۚ﴿۱۶﴾

هَلۡ اَتٰىكَ - کیا پہنچی تمہارے پاس

حَدِیۡثُ مُوۡسٰی - موسیٰ (علیہ السلام) کی بات

اِذۡ نَادٰىہُ - جب آواز دی اس کو

رَبُّہٗ - اس کے رب نے

بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ - مقدس وادی میں

طُوًی - طویٰ کی

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ مُوۡسٰى ۘ‏ ﴿۱۵﴾ اِذۡ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالۡوَادِ
الۡمُقَدَّسِ طُوًى‌ ۚ‏ ﴿۱۶﴾

کیا تمہیں موسیٰؑ کے قصے کی خبر پہنچی ہے؟
جب اس کے رب نے اُسے طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا
تھا

Has the story of Moses reached thee?
Behold, thy Lord did call to him in the sacred valley of Tuwa-

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی ۘ﴿۱۵﴾ اِذۡ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی ۚ﴿۱۶﴾

- یہاں قصۂ موسیٰ و فرعون کا ایک مختصر حوالہ
- کوہ طور کی وادی مقدس میں حضرت موسیٰؑ کو پکارا جاتا ہے۔ اور انہیں فرعون کی طرف تبلیغی مشن پر جانے کے احکامات۔ اس کی سرکشی اور پھر دنیا و آخرت میں اس کے انجام بد اور اللہ کی گرفت کا ذکر
- اس طرح اس کا انجام اس سورت کے موضوع اور مضمون کے ساتھ بھی ہم آہنگ۔ کیونکہ سورۃ کا بنیادی موضوع۔ حشر و نشر اور حساب و کتاب
- ان آیات میں تاریخ کے ایک بہت بڑے سرکش فرعون اور اس کی دردناک سرنوشت کی طرف اشارہ تاکہ مشرکین عرب بھی جان لیں کہ ان سے زیادہ طاقتور افراد بھی خدا کے غضب اور عذاب کے مقابلے کی ذرہ برابر تاب نہ رکھتے تھے.

اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۖ ﴿۱۷﴾ فَقُلۡ هَلۡ لَّكَ اِلٰٓى اَنۡ تَزَكّٰى ۙ ﴿۱۸﴾

اِذۡهَبۡ - جاؤ

اِلٰى فِرۡعَوۡنَ - فرعون کی طرف

اِنَّهٗ طَغٰى - بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے

فَقُلۡ - پھر کہو

هَلۡ لَّكَ -کیا تیرے لئے ہے

اِلٰٓى - اس کی طرف (کوئی رجحان ہے)

اَنۡ تَزَكّٰى - تو پاکیزگی اختیار کرے

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۖ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى
اَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۸﴾

کہ "فرعون کے پاس جا، وہ سرکش ہو گیا ہے۔
اور (اس سے) کہو کہ کیا تو چاہتا ہے کہ پاک ہو جائے؟

Go thou to Pharaoh for he has indeed transgressed all bounds:
And say (unto him):Have you (a desire) to purify yourself:

اِذۡهَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿۱۷﴾ فَقُلۡ هَلۡ لَّکَ اِلٰۤی اَنۡ تَزَکّٰی ﴿۱۸﴾

- فرعون کی طرف جانے کی علت فرعون کی سرکشی ہے۔ حدود بندگی سے نکل کر خدائی کا دعویدار بن جانا سب سے بڑی سرکشی ہے،
- یہ چیز بتاتی ہے کہ انبیاء کے مبعوث ہونے کا ایک عظیم مقصد سرکشی کرنے والوں کی ہدایت یا ان کیساتھ دوٹوک مبارزہ تھا۔
- فرعون کو دعوت فکر دینے کے لئے نہایت نرم اور خیر خواہانہ تعبیر کے ساتھ حکم۔ "اس سے کہہ کیا تو رغبت رکھتا ہے کہ تو پاک و پاکیزہ ہو جائے (مطلق پاکیزگی جو شرک و کفر سے پاکیزگی بھی ہے اور ظلم و فساد کی ناپاکی سے بھی)" فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّیِّنًا
- اس حقیقت کی طرف لطیف اشارہ ہے کہ انبیاء کی رسالت کا مقصد انسانوں کا پاک کرنا ہے (کفر و شرک کی نجاست سے)

وَاَهۡدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخۡشٰى ۚ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الۡاٰيَةَ الۡكُبۡرٰى ۖ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾

وَ اَهۡدِيَكَ - اور میں رہنمائی کروں تیری

اِلٰى رَبِّكَ - تیرے رب کی طرف

فَتَخۡشٰى - تاکہ تو ڈرے

فَاَرٰىهُ - پھر دکھائی اس (فرعون) کو

الۡاٰيَةَ الۡكُبۡرٰى - بڑی نشانی

فَكَذَّبَ - پس اس نے جھٹلایا

وَ عَصٰى - اور نافرمانی کی

وَ اَهۡدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخۡشٰى ۚ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الۡاٰيَةَ
الۡكُبۡرٰى ۫ۖ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَ عَصٰى ۫ۖ﴿۲۱﴾

اور تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں کہ تو ڈرے
پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی
مگر اُس نے جھٹلا دیا اور نہ مانا

Then I will guide thee to thy Lord and thou shalt fear (Him) - Then did (Moses) show him the Great Sign. - But (Pharaoh) rejected it and disobeyed (guidance)

محمد اقبال

وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۖ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَ عَصٰى ۖ﴿۲۱﴾

- میں تجھے ایسی ذات کی طرف لے جاؤں گا جو تیرا مالک، مربی اور پرورش کرنے والا ہے تو پھر کیوں راہ سعادت سے گریز کرتا ہے۔
- نور حق اور ہدایت سے سرفرازی کے لئے اس کی طلب و تڑپ اولین شرط
- خوف اور خشیت خداوندی ہر خوبی و کمال کی اساس و بنیاد ہے، اور اس سے بے خوفی و لاپرواہی ہر شر و فساد اور خرابی کی جڑ بنیاد
- انسان ظالم اور سرکش تب ہی بنتا ہے جب اپنے رب سے دور چلا جائے۔ راہ حق بھلا دے
- چونکہ ضروری ہے کہ ہر دعوت فکر دلیل ہمراہ لائے اس لئے فرمایا " موسیٰ نے اس کو عظیم معجزہ دکھایا"۔ اس نے موسیٰ کی تکذیب کی

ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾

ثُمَّ اَدْبَرَ - پھر اس نے پیٹھ پھیری

يَسْعٰى - بھاگ دوڑ کرتے ہوئے

فَحَشَرَ - پھر اس نے اکٹھا کیا

فَنَادٰى - پھر آواز دی

فَقَالَ - پھر کہا

اَنَا رَبُّكُمُ - میں تمہارا رب ہوں

الْاَعْلٰى - سب سے بڑا

ثُمَّ اَدۡبَرَ يَسۡعٰى ۖ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۖ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا
رَبُّكُمُ الۡاَعۡلٰى ۖ﴿۲۴﴾

پھر چالبازیاں کرنے کے لیے پلٹا
اور لوگوں کو جمع کر کے اس نے پکار کر کہا
"میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں"

Then turned he away in haste, Then he collected (his men) and made a proclamation, Saying, "I am your Lord, Most High".

ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰی ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰی ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی ﴿۲۴﴾

- موسیٰ کی دعوت فکر کے مقابلہ میں صرف الگ ہی نہیں رہا بلکہ اس نے پشت پھیری اور بلا تامل موسیٰ سے لڑنے اور ان کے دین کو برباد کرنے کی کوشش کرنے لگا
- بلکہ بدترین تعبیروں کے ساتھ عظیم ترین دعویٰ کرتے ہوئے کہا، میں تمہارا بڑا پروردگار ہوں
- فرعون نے اپنی سرکشی کو آخری مرحلہ تک پہنچایا اور بہت زیادہ دردناک عذاب کا مستحق ہوا
- اس دنیا میں فرعون جس عذاب سے دوچار ہوا، وہ بھی بڑا سخت تھا۔ رہا آخرت کا عذاب تو وہ بہت ہی شدید اور سخت ہوگا

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰىؕ ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰىؕ ﴿۲۶﴾

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ - تو پکڑ لیا اس کو اللہ نے

نَكَالَ الْاٰخِرَةِ - آخرت کے عذاب میں

- نکال: ایسی سزا جسے دیکھ کر دوسرے عبرت پکڑیں

وَ الْاُوْلٰى - اور دنیا کے

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ - بیشک اس میں

لَعِبْرَةً - یقینا ایک عبرت ہے

لِّمَنْ یَّخْشٰى - اس کے لیے جو ڈرتا ہے (رب سے)

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰىؕ ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰىؕ ﴿٢٦﴾

آخر کار اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں پکڑ لیا
در حقیقت اِس میں بڑی عبرت ہے ہر اُس شخص کے لیے جو
ڈرے

But Allah did punish him, (and made an) example of him, - in the Hereafter, as in this life.

Verily in this is an instructive warning for whosoever feareth (Allah).

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰىؕ ۝۲۵ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰىؕ ۝۲۶

- اس قسم کے واقعات سے عبرت حاصل کرنا صرف ان لوگوں کا کام ہے جو خوف خدا اور احساس ذمہ داری کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔
- جو شخص اللہ کی معرفت رکھتا ہے، اللہ سے ڈرتا ہے، وہی اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ فرعون کے واقعہ میں لوگوں کے لئے کیا کیا عبرتیں ہیں
- رہا وہ شخص جس کے دل میں تقویٰ، خوف اور خشیت ہی نہیں ہے۔ اس کے اور عبرت کے درمیان پردے حائل ہو گئے ہیں۔
- مشرکین مکہ کی طرف، جن کو اپنی چھوٹی سی قوت پر بڑا گھمنڈ تھا، ان کے سامنے بعض عظیم کائناتی قوتیں پیش کی جاتی ہیں، تاکہ وہ ذرا سمجھیں کہ ان ہولناکی کی کائناتی قوتوں کے سامنے ان کی قوت ہیچ ہے۔